سائیکوپیتھ
مریم زیب
PSYCHOPATH
Pdf available at
www novelsclubb com
FB INSTA
novelsclubb

السلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول،افسانہ،شاعری،ناولٹ،کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک،انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

سائیکوپیتھ

از

مریم زیب

www.novelsclubb.com

وہ بھاری قدموں کے ساتھ آہستہ آہستہ ان کی جانب بڑھ رہی تھی۔ہاتھ میں بھاری ڈنڈا پکڑر کھا تھا جو پیچھے زمین پہ رگڑ کھاتا آرہا تھا۔منہ سے خون نکل رہا تھا۔ چہرے پر بھی جگہ جگہ زخموں کے نشان تھے۔مگر وہ پھر بھی ایک خوفناک قسم کی مسکراہٹ چہرے پہ سجائے ان کی طرف بڑھ رہی تھی۔

رات کا اندھیرا کافی حد تک پھیل چکا تھا۔وہ جنگل کے بیچ و بیچ کھڑے تھے۔ہر طرف گھنے درخت اپنی اپنی ٹہنیاں پھیلائے ہوئے ماحول کو خطرناک حد تک ڈراؤنا بنا رہے تھے۔

www.novelsclubb.com

دو وجود پہلے سے ہی زمین پر چت لیٹے تھوڑی دیر پہلے ہی خالق حقیقی سے جا ملے تھے۔باقی کے تین بھی ہمت ہارے ہوئے تھے۔ان میں بلکل بھی ہمت نہیں تھی مزید لڑنے کی مگر ان کی غیرت گوارا نہ کرتی اگر وہ یوں ایک لڑکی کے ہاتھوں

مارے جاتے۔اس لئے دوبارہ کھڑے ہوتے اس کو اپنی طرف بڑھتا دیکھ رہے تھے۔

ان میں سے ایک تیزی سے آگے بڑھا اس پر جھپٹتا اس سے پہلے ہی اس نے ہاتھ بلند کیا اور ڈنڈا زور سے اس کے منہ پہ مارا وہ لڑکھڑاتا زمین پر گر گیا۔باقی کے دونوں بھی ایک ساتھ آگے آئے وہ ان دونوں کے درمیان سے نکلتی ان کے پیچھے ہو گئی۔اس سے پہلے وہ مڑتے اس نے ایک کے سر کی پشت پہ وار کیا وہ بھی زمین کو جا لگا۔دوسرا تب تک مڑ چکا تھا مگر اس نے اسے بھی مارا۔

اب منظر کچھ یوں تھا کہ جنگل کے درمیان میں پانچ وجود زمین پر پڑے ہوئے تھے۔جن میں سے دو کی دھڑکنیں حرکت کرنا بند کر چکی تھیں۔اور وہ سیاہ لباس میں ان کے پاس کھڑی یہ سوچنے میں لگی ہوئی تھی پہلے کس کو ختم کیا جائے۔

ارد گرد گھنا جنگل تھا۔جانوروں کی آوازیں بھی سنائی دے رہی تھی۔جانوروں کی

www.novelsclubb.com

خطرناک آوازیں ماحول کو مزید آسیب زدہ بنا رہی تھیں۔ جنگل کا وہ بھیانک منظر کسی موت سا سایہ پھیلائے ہوئے تھا۔

وہ پہلے کی جانب بڑھی اور ڈنڈا بلند کرتے ہوئے اس کی ٹانگوں پر پے در پے مارنے ل وہ اب خوفزدہ دکھائی دینے لگا تھا۔ اس کے تاثرات دیکھ کر ہی معلوم ہو رہا تھا اب کسی کی خیر نہیں تھی۔ لڑکے کی چیخیں بلند ہونے لگیں۔ پھر وہ نیچے جھکی اور زور سے مکا اس کے سینے پہ دل کی جگہ مارا۔ وہاں کی پسلی ٹوٹنے کی آواز آئی۔ پسلی ٹوٹنے کی وجہ سے وہ مزید کراہا۔ اب اس میں بلکل سکت نہیں تھی اٹھنے کی۔ مگر وہ لڑکی ابھی بھی نہیں رکی تھی وہ اٹھی اور دوسرے کی جانب بڑھی اس کے قریب بیٹھی۔ مگر سامنے والے نے اس کے چہرے پہ بڑی دلیری سے تھوک دیا۔ یہاں اس کا صبر جواب دے گیا۔ اس نے بے دردی سے اپنے چہرے سے تھوک صاف کیا۔ اپنا ایک گھٹنا اس کی گردن پر رکھا اور اپنی جیب سے بلیڈ نکالا۔ پھر جھپٹتے ہوئے اس کے دونوں ہونٹ ہاتھوں میں جھپٹتے ہوئے مٹھی کی صورت جکڑے۔

www.novelsclubb.com

اور انہیں تھوڑا سا بلند کیا۔اور بلیڈ کی مدد سے دونوں ہونٹ بغیر کسی لحاظ کے کاٹ ڈالے۔اور پیچھے پھینکے۔اس لڑکے کے منہ سے گرڑ گوں جیسی آوازیں نکلنے لگیں۔ گلا دب جانے کی وجہ سے آواز بھی نہیں نکل پا رہی تھی۔اس کی آنکھوں میں خوف اتر آیا تھا۔اب وہ کوئی بھی حرکت کرنے کی غلطی نہیں کر رہا تھا۔اس لڑکی نے اسی بلیڈ سے اس کے ماتھے پہ ایک لفظ لکھا۔

خلاص

www.novelsclubb.com

اور ہاتھ پیچھے لے جاتے ہوئے پیچھے اڑسی ہوئی گن نکالی۔اس کے پیٹ کے ایک سائیڈ رکھتے ہوئے۔اس نے اس کے چہرے کی جانب پراسرار نگاہوں سے دیکھا

اور مسکراتے ہوئے ٹریگر دبا دیا۔ خون کے چھینٹے اس کے چہرے پہ آگریں۔ مگر وہ اس کی پرواہ کیے بغیر مسکرائے گئی۔

پھر وہ اٹھ کے تیسرے کے پاس آئی۔ اور جتنا زور تھا اسی زور سے اس نے اس کے چہرے پہ لات ماری۔ اور نیچے بیٹھتے ہوئے پاگلوں کی طرح اس کے چہرے پہ بلیڈ مارنے لگی۔ اس شخص کے چہرے کو دیکھ کر کہیں سے بھی اس کی شناخت نہیں ہو پا رہی تھی۔ زخموں سے بھرا وہ خون آلود چہرہ لیے ہوئے تھا۔ اور اس کو مارنے کے بعد اس کا جب کچھ غصہ کم ہوا اس نے گن دوبارہ لوڈ کی اور اس پہ چلا دی۔ اس کے وجود میں جھٹکا سا ہوا اور وہ پھر پورے طریقے سے ساکت ہو گیا۔ پہلا لڑکا ابھی بھی زندہ تھا اس نے دور سے ہی اس کو بھی گولی مار دی۔ وہ بھی اب مر چکا تھا۔ غصہ کافی حد تک ٹھنڈا ہو چکا تھا مگر ختم نہیں ہوا تھا۔ ابھی اور بھی کئی لوگوں نے حساب چکانا تھا۔

اس نے ایک نظر سب پہ پھیری۔ اور افسوس سے گن کی جانب دیکھا۔

www.novelsclubb.com

"کاش یہ کتے نسلی ہوتے تو اپنی گولیوں کے ضائع ہو جانے کا اتناد کھ نہ ہوتا۔ خیر یہ لحاظ آخری مرتبہ تھا۔اب کسی کو نہیں بخشوں گی۔"

اس نے گہری سانس لی۔ جیب سے رومال نکال کے چہرا صاف کیا۔اور سب کی لاشوں کو گھسیٹتے ہوئے ایک جگہ پہ اکھٹا کیا۔

اسے شروع سے ہی گند پسند نہیں تھا۔ہر چیز سمٹی ہوئی ایک جگہ پہ اچھی لگتی تھی۔ پھیلی ہوئی چیزوں سے اسے کوفت محسوس ہوتی تھی۔

پھر چاہے وہ کوئی چیز ہوتی یا پھر ان جیسے بے جان وجود۔سب کو جنگل کے وسط میں جمع کرنے کے بعد ہاتھ جھاڑے اور پیچھے گھومی۔

www.novelsclubb.com

وہاں ایک سائیڈ پہ انہی لڑکوں کی ہیوی بائیکس کھڑی تھیں۔وہ چلتی ہوئی ان بائیکس تک آئی۔اس کی چال میں ایک عجیب سی کشش تھی۔رعب دار شخصیت کی مالک وہ لڑکی پوری شان سے چلتی تھی۔

اس نے ان میں سے ایک بلیک ہیوی بائیک پسند کی۔چابی پہلے سے وہاں موجود تھی۔کسی نے اتارنے کی زحمت نہیں کی تھی شاید سب کے خیال میں یہی تھا ان سے کوئی پنگا کیسے لے سکتا ہے۔آخر کو خان دلاور کے دوست تھے وہ۔مگر وہ بھول گئے تھے ایک شخص ایسا ہے جو کسی ذی وروح سے نہیں ڈرتا۔اور وہ شخص آج ان کا کام تمام کر کے ان کی ہی بائیک سے واپس فتح یاب ہو کو جارہا تھا۔اور وہ تھی۔۔۔

www.novelsclubb.com

رائق راجپوت

☆☆☆☆☆☆☆

کمرے کے وسط میں ایک میز پڑی تھی۔اس کے دونوں ہاتھ ہتھکڑیوں میں جکڑے سامنے میز پر پڑے تھے۔اوپر پیلی روشنی والا بلب جھول رہا تھا۔

"میں آگے سننا چاہتا ہوں۔خان دلاور کے دوستوں کو مارنے کے بعد کہاں گئی تھیں تم؟"

وہ یک دم دھاڑا۔پیچھے کھڑے آفیسرز گھبرائے۔مگر سامنے بیٹھے وجود میں زرا حرکت نہ ہوئی۔

www.novelsclubb.com

"تم جواب دے رہی ہو یا میں اپنا طریقہ اپناؤں؟"

اس نے جھکا ہوا چہرا اوپر کیا۔روشنی میں اس کا چہرا واضح ہوا۔گہری نگاہوں سے سامنے بیٹھے شخص کو گھورا۔

"زبردستی تو مجھ سے میرا باپ بھی نہیں کر سکتا۔"

اور دوبارہ سر جھکا لیا۔

"ابھی عزت سے بتا رہی ہوں تو چپ چاپ سنو۔ ورنہ دوبارہ میرا منہ کھلوانے کیلئے تمہیں زمین آسمان ایک کرنے پڑیں گے۔" اس نے جھکے سر کے ساتھ مزید کہا۔

"ٹھیک ہے بتاؤ کہاں گئی تھیں پھر؟" آفیسر بات سمجھ چکا تھا۔

اس نے عزت سے چپ رہنے میں غنیمت جانی۔

☆☆☆☆☆☆

www.novelsclubb.com

بائیک پہ بیٹھتے اس نے بائیک اسٹارٹ کی اور اپنے فلیٹ میں آ گئی۔ اوپر آتے ہی وہ فریش ہونے کیلئے واش روم چلی گئی۔

باہر آئی تو اس نے بلیک پینٹ شرٹ پہن رکھی تھی۔ نیچے بلیک شوز پہنے، ناخنوں پہ بلیک نیل پینٹ، کلائیوں پہ بلیک بریسلیٹ اور بلیک زنجیریں پہن رکھی تھیں۔

وہ ڈریسنگ کے سامنے آئی بلیک ہیڈ بینڈ اٹھایا اور ماتھے پہ باندھا جس پر سامنے والی لٹیں دونوں اطراف سے جھول رہی تھیں۔ چہرہ سفید رنگت کا تھا۔ ناک پتلی اٹھی ہوئی تھی، گلابی ہونٹ۔ خود پہ پرفیوم چھڑک کے سائیڈ سے بلیک جیکٹ اٹھائی اور پہن لی۔ ایک نظر خود کو بھرپور طریقے سے دیکھا۔ پھر ضروری اشیاء اٹھائیں۔

گن اپنے پیچھے اڑسی، ایک عدد چاقو اٹھایا اور پاؤں کے ساتھ باندھا۔ لوہے کا مکا جیب میں اڑسا یہ وہ عموماً استعمال نہیں کرتی تھی مگر احتیاطاً رکھ دیتی تھی، مٹی کا تیل اس نے پہلے ہی بوتل میں بھر لیا تھا۔ ہاتھوں پہ بلیک لیدر کے بغیر انگلیوں والے دستانے پہنے جس میں سے اس کی پتلی لمبی مخروطی انگلیاں نکل رہی تھیں۔

عموماً وہ اتنی تیار نہیں ہوتی تھی۔ ہاں مگر جب کسی اہم کام کے لئے نکلتی تھی تو پھر دل و جان سے تیار ہوتی تھی۔ ایک اہم کام وہ نپٹا آئی تھی اب اگلے کی باری

www.novelsclubb.com

تھی۔اس سے پہلے بھی ایسے ہی تیار ہوئی تھی مگر حالت اب ابتر تھی۔وہ یونہی تیار ہوتی مگر کام کے انجام پہ وہ پہچانی بھی نہیں جاتی تھی۔ابھی اس نے پھر جانا تھا اور پھر یہی حال ہونا تھا۔

ابھی خان دلاور اور اس کا سب سے عزیز دوست رہتا تھا۔وہ الگ سے فلیٹ میں رہتا تھا۔اپنے گھر میں کم ہی پایا جاتا تھا۔رائق اندازہ لگاتی اس کے فلیٹ پر ہی آئی۔اس کی ماں تھی نہیں باپ گھر اکیلا ہوتا تھا۔یہاں وہ دوستوں کے ساتھ ہر گناہ آسانی کے ساتھ انجام دیتا تھا۔آج اس کو بھی انجام تک پہنچنا تھا۔

اور یہ نیک کام رائق راجپوت کے ہاتھوں ہونا تھا۔

وہ اس کے فلیٹ کے سامنے دروازے پر پہنچی اور بیل بجائی۔مگر کوئی جواب موصول نہ ہوا۔کافی دیر بیل بجانے کے بعد اس نے دروازہ توڑنے کا سوچا اور زوردار ٹانگ دروازے پہ ماری۔دروازہ زور سے کھلا اور ٹھک کے ساتھ پیچھے لگی

www.novelsclubb.com

دیوار کے ساتھ جا بجا۔ مطلب دروازہ بند ہی نہیں تھا۔ رائق باہر آ گے پیچھے دیکھتی کہ کوئی آتو نہیں رہا اور اندر بڑھی اور دروازہ لاک کر دیا۔

وہ اندر داخل ہوئی لاؤنج کا منظر سامنے آیا۔ سامنے ہی وہ دونوں بھرپور نشے میں دھت پڑے تھے۔ ہنستے ہوئے ایک دوسرے سے کچھ کہہ رہے تھے۔ وہ دونوں ہی اپنے حواسوں میں کہیں سے بھی نہیں لگ رہے تھے۔

رائق کو اندر آتا دیکھ کر دونوں نے پہلے ایک دوسرے کی جانب دیکھا پھر اس کو دیکھتے ہوئے پہچاننے کی کوشش کرنے لگے۔

"کک۔۔ کون ہو؟"

دلاور کا دوست مخاطب تھا۔ اس کے الفاظ ٹوٹ رہے تھے۔ نشے کی وجہ سے بولنے میں مشکل آ رہی تھی۔ یہ مشکل بھی دور ہونے والی تھی۔

"نظر نہیں آرہا حور آئی ہے۔" دلاور کی نظریں اس کے وجود میں گڑھی ہوئی تھیں۔

وہ اس کے وجود کو اوپر سے نیچے دیکھتے ہوئے بولا۔

"ہیں؟ ہم جنت میں آ بھی گئے۔"

نشے میں دونوں اوپر کی سیر بھی کر آئے تھے۔ کم پیسے میں جنت کی سیر کرآنا اسی کو کہتے ہیں۔

"نہیں جنت خود چل کے ہمارے پاس آئی ہے۔" دلاور بولا۔ اس کا دوست اٹھا اور لڑکھڑاتے ہوئے اس کے قریب جانے لگا۔ رائق کو کوفت ہوئی وہ آگے ہی تھکی ہوئی تھی اب مزید ڈرامہ نہیں چاہتی تھی۔ کیونکہ یہاں وہ مخصوص دلاور کیلئے آئی تھی۔ اور اس کا دوست درمیان میں اس کا مزہ خراب کر رہا تھا۔

اس کے منہ سے بدبو آرہی تھی۔ جو اس کا دماغ گھمانے کیلئے کافی تھی۔

وہ جیسے ہی اس کے قریب آیا رائق نے گن لوڈ کی اور اس کے نزدیک پہنچتے ہی اس کا چہرہ ایک ہاتھ سے یوں پکڑا جیسے بچے کو دوائی پلانے کیلئے منہ کھولتے ہیں۔اس کا منہ بھی کھل گیا اس نے گن کا منہ اس کے منہ کے اندر گھسیڑا اور ٹریگر دبا دیا۔اور اس کا چہرہ ہلکے سے چھوڑ دیا۔وہ گھوم کے نیچے گرا۔پیچھے دلاور کی آنکھیں پوری کی پوری کھل گئیں۔ان میں خوف دکھائی دینے لگا۔خوف نشے کے اثر کو آہستہ آہستہ زائل کرنے لگا۔وہ بھی لڑکھڑاتا اٹھ کھڑا ہوا مگر اس کی موت اتنی آسانی سے نہیں ہونی تھی۔

گولی کی آواز سنتے ہی باہر شور پڑ چکا تھا۔لوگوں کی آوازیں آنا شروع ہو گئی تھیں۔ رائق کو اب جو بھی کرنا تھا جلدی کرنا تھا۔اس لئے گن کی مدد سے اس نے اس کے سر پہ وار کیا وہ بیہوش ہو گیا۔پھر پھرتی سے اس نے اس کے دونوں پاؤں کپڑے سے باندھے اور الٹا لٹکاتے ہوئے پنکھے سے اسے باندھا۔

www.novelsclubb.com

ایک جوان سالہ مرد کو اٹھانے کی قوت اس میں ایسے ہی نہیں آئی تھی۔ کچھ تو تھا اس میں ایسا جو اسے باقی لڑکیوں سے منفرد بناتا تھا۔

پھر مٹی کا تیل نکال کر پورے فرش پر پھینکا۔ دلاور کا چہرا الٹا لٹکنے کی وجہ سے رخ زمین کی جانب تھا۔ رائق اس کے چہرے کے قریب گئی اور وہی لوہے کا مکا ہاتھ پہ پہنتے ہی اس پہ جی جان سے وار کیا۔ تھوڑا غصہ ٹھنڈا کرنے کے بعد ہی اسے ہوش بھی آنے لگا۔ ہوش میں آتا دیکھ کر وہ خوش ہو گئی۔

"اب آئے گا اصلی مزہ۔"

اور مسکرا دی۔

www.novelsclubb.com

کہتے ساتھ ہی فلیٹ کی کھڑکی کی جانب بڑھی اور اس پر لٹکتے ہوئے لائٹر آن کیا اور اندر کو پھینک دیا۔ پورا فلیٹ ایک دم آگ سے نہا گیا۔ دلاور ہاتھ پاؤں مارنے گا۔ وہ

تیزی سے دیوار کے ساتھ لگے پائپ سے نیچے آگئی۔ نیچے کافی لوگوں کا ہجوم تھا مگر اسے کسی نے نہیں دیکھا تھا۔ کوئی دیکھ بھی لیتا تو فلحال اس کا کچھ نہیں بگاڑ سکتا تھا۔ وہ تیزی سے گاڑی کی جانب بھاگی۔ پیچھے سے پولیس گاڑی کے سائرن کی آواز سنائی دینے لگی۔

☆☆☆☆☆☆

"مارنے کی وجہ؟"

"اس نے میری بہن اور نومولود بھانجی کو مار ڈالا تھا۔"

"مزید کوئی وجہ؟"

www.novelsclubb.com

اس نے ایک دم سر اوپر کیا اور سرد نگاہوں سے گھورا۔ کیا اس کے علاوہ بھی کسی وجہ کی ضرورت تھی؟ مگر وجوہات اور بھی تھیں یہ بات شاید آفیسر جانتا تھا اسی لئے پوچھ رہا تھا۔

"اس کے باپ نے میری ماں کو مار ڈالا۔"

اس نے کرب سے کہا۔ مگر ضبط بھرپور جاری رکھا۔

"تو پھر اس کے باپ کو مارنا چاہیے تھا تمہیں۔"

"فکر نہ کرو، چھوڑا کسی کو بھی نہیں۔" اس نے آہستہ سے جواب دیا۔

www.novelsclubb.com

"کیا مطلب تم نے اس کے باپ کو بھی مار دیا؟"

رائق کی نظروں میں مثبت تاثر صاف دکھائی دے رہا تھا مگر وہ منہ سے کچھ نہ بولی۔

"یہ ہو ہی نہیں سکتا کیونکہ جب تم دلاور کو آگ میں جھونک آئی تھی ہم نے فوراً بعد تمہیں پکڑ لیا تھا۔"

"یہی تو خوش فہمی ہے تم پولیس والوں کی۔ڈیڑھ گھنٹے کو تم فوراً کہتے ہو۔"

"کیا مطلب تم دلاور کو مارنے کے بعد اس کے باپ کے گھر گئی تھی؟"

"میں صحیح معنوں میں۔۔۔"اس نے زور دیتے ہوئے کہا۔"

"فورا بعد اس کے باپ کے گھر گئی تھی۔"

www.novelsclubb.com

اس نے بغیر کسی خوف وڈر کے کہا۔

مطلب اس کا باپ بھی مر گیا؟"

"اب تک یقیننا مر گیا ہو گا۔"اس نے بھرپور اطمینان کے ساتھ جواب دیا۔

"مگر ہم تو تمہیں پکڑ کے یہاں لے آئے تھے پھر یہ سب؟"

"انسپیکٹر تم بھول رہے ہو تم ڈیڑھ گھنٹے بعد آئے تھے۔"

ہمم۔۔اس کے ساتھ کیا کیا تم نے؟"

اس نے ٹھنڈی آہ بھرتے ہوئے پوچھا۔وہ سمجھ سکتا تھا وہ کیا کر کے آئی ہو گی۔

☆☆☆☆☆☆

www.novelsclubb.com

وہ سیدھی گاڑی دلاور کے باپ کے گھر لے آئی۔فلیٹ سے اترتے ہوئے اسے عمارت پہ لگے سی سی ٹی وی کیمراز نظر آ گئے تھے۔وہ بہت جلد پکڑے جانے والی ہے۔اس کا اندازہ بھی اسے ہو گیا تھا۔

مین گیٹ سے داخل ہوتی اندر آئی۔چوکیدار سویا پڑا تھا۔

"اب اچھی طرح نیند پوری کرنا تو بھی، کیا یاد کرے گا۔"

اس نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔اور اندر بڑھ گئی۔سامنے بڑا سا لاؤنج تھا۔

اندازہ لگاتی کہ کون سا کمرہ اس کے باپ کا ہو سکتا ہے وہ سیدھی اوپر کو آئی۔

اندازے لگانے میں اس سے زیادہ کوئی نہیں جیت سکتا تھا۔

ٹھیک سیڑھیوں کے ایک طرف تیسرے کمرے کے اندر ایک دم گھسی جہاں

سامنے اس کا باپ سو رہا تھا۔وہ مسکرا دی۔

اس کا اندازہ ٹھیک نکلا۔یہی اس کا کمرہ تھا۔

www.novelsclubb.com

لیکن ایک دم سے ماں کو یاد کرتے ہوئے تلخ مسکراہٹ اس کے ہونٹوں کو چھو گئی۔

آنکھیں ایک دم غصے اور آنسوؤں سے بھرنے لگیں۔انکھوں میں سرخی پھیل گئی۔

کنپٹی کی رگیں ابھرنے لگیں۔

وہ اس شخص کی شکل بھی نہیں دیکھنا چاہتی تھی۔اسی جلدی کرنی تھی کیونکہ بہت جلد وہ پکڑے بھی جانے والی تھی۔اس لئے پچھلی جیب میں اڑسا کپڑا نکالا جس پر کلوروفارم لگا ہوا تھا۔اس کے منہ پر رکھ دیا۔وہ بیہوش ہو گیا۔

اس کو بیہوش کرنے کے بعد وہ واش روم میں آئی اور باتھ ٹب میں پانی بھرنے لگی۔ مگر ایک دم لائٹ چلی گئی۔ مگر اس نے اپنا کام جاری رکھا۔تب تک ٹب بھر گیا تھا۔

وہ واپس کمرے میں آئی اور اس بوڑھے کو گھسیٹتے ہوئے واش روم تک لائی اور ٹب میں ڈالا۔اس کی گردن پانی سے باہر کی اور باقی کا پورا جسم پانی کے اندر کیا۔ یوں محسوس ہوتا تھا جیسے وہ نہانے کی نیت سے لیٹا ہوا اور سو گیا ہو۔واپس کمرے تک گئی اور ایکسٹینشن اٹھا کر لائی۔ جس کا ایک سرا ٹب میں ڈالا اور دوسرا سرکٹ میں لگا دیا۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

بجلی جلد ہی آجانی تھی اور اس کا کام بھی ہو جانا تھا۔ کسی کو پتا بھی نہ چلتا اور اس کا کام ہو جانا تھا۔ کلوروفارم کا اثر کافی دیر تک رہنا تھا۔ واش روم کا دروازہ بند کیا باہر آئی روم کو دیکھتے ہوئے باہر کو نکل آئی۔ ابھی وہ مین گیٹ کو ہی پہنچی تھی کہ ساری بتیاں گل ہو گئیں۔ وہ مسکرادی۔ مطلب لائٹ آگئی تھی۔ اب اس بوڑھے کے ساتھ کیا ہونے والا تھا اسے کوئی پرواہ نہیں تھی۔

☆☆☆☆☆☆

پھر اس کے بعد؟"

www.novelsclubb.com

"اس کے بعد کیا؟ تم لوگ پکڑ کے لے آئے تھے۔" اس نے اکتاہٹ سے بھرپور لہجے میں کہا۔ جیسے اب مزید یہاں بیٹھنے کا موڈ نہ ہو۔

جیسے چاہتی ہو یا تو فیصلہ کرو کوئی یا مجھے چھوڑو میں تو کہیں نکلوں۔

"تم وہاں سے بھاگ بھی تو سکتی تھیں پھر بھاگی کیوں نہیں؟"

"مزید مقصد نہیں تھا کوئی، میں سب کام کر چکی تھی۔ پھر پکڑے جانے میں کیا ہی قباہت۔"

"اگر تمہیں بدلہ ہی لینا تھا تو تم قانون کو بھی تو بتا سکتی تھیں ناں خود قانون ہاتھ میں لینے کی کیا ضرورت تھی؟"

"دو گھنٹوں کے اندر میں نے آٹھ بندے مار دیے۔ قانون کو بتاتی تو آٹھ سالوں میں ایک بندہ بھی نہ مرتا۔"

"تمہیں پتا ہے اس سب کی سزا کیا ہو سکتی ہے؟"

"میں نے اپنا بدلہ لے لیا ہے مجھے کچھ بھی ہو جائے کوئی فرق نہیں پڑتا اب۔"

وہ جزبات سے عاری لہجے میں بولی۔ اسے ایک طرف سے دلی خوشی تھی کہ اس نے اپنی ماں اور بہن کا بدلہ لے لیا۔ مگر اب اس کے اندر کوئی بھی احساس نہ رہا تھا۔

"تم اب سب مان ہی رہی ہو تو یہ سب بھی بتادو اس کے باپ نے تمہاری ماں کو کیوں مارا؟"

رائق نے نظریں اٹھائیں جن میں کرب واضح نظر آرہا تھا۔

اس پولیس والے کو صرف اب تجسس اس سے سوال کرنے پر اکسارہا تھا۔ ورنہ تو جتنا اس نے بتادیا تھا وہ کافی تھا کسی بھی کیا کیلئے۔

"میری ماں سے شادی کرنا چاہتا تھا وہ۔ انکار کرنے پر اس نے انھیں جان سے مار دیا۔"

یہ کہتے ہوئے صرف وہ ہی جانتی تھی وہ کس کرب سے گزر رہی ہے۔

www.novelsclubb.com

تمہارے باپ نے کچھ نہیں کہا اسے؟"

تب میرا باپ ان کی زندگی میں تھا ہی نہیں۔"

مطلب یہ ان کی شادی سے پہلے کا واقعہ ہے؟"

ہاں۔"

اس کا بدلہ اس نے اب کیوں لیا۔"

کیونکہ اب میری بہن نے اس کے بیٹے کو انکار کیا تھا۔"

اور اسی وجہ سے اس کے بیٹے نے تمہاری بہن اور بھانجی کو مارا؟"

شاید۔"

شاید۔۔مطلب کوئی اور وجہ تھی؟"

www.novelsclubb.com

پتا نہیں۔"

تم بتا رہی ہو یا نہیں۔"

تمہیں سمجھ نہیں آتی ایک بات؟"

اس نے غصے سے دھاڑتے ہوئے ہتھکڑیوں والے ہاتھ میز پر زور سے مارے۔ایک

تو وہ اتنے کرب ناک واقعات اسے اپنی زبان سے بتا رہی تھی اور ایک وہ تھا بغیر کسی

لحاظ کے پوچھے جا رہا تھا۔

میں نے کہا مجھے نہیں پتا۔"

وہ پھر دھاڑی۔

آفیسر سہم گیا۔مگر رکا نہیں۔خود کو کمپوز کرتے ہوئے اس نے دوبارہ منہ کھولا۔

تم بتانا نہیں چاہتیں یا تمہیں واقعی نہیں پتا؟"

وہ تیزی سے اٹھی اور میز کے اوپر سے ہی اس کے اوپر جھپٹی۔باقی کے کھڑے

پولیس اہلکار تیزی سے آگے بڑھے اور اسے پکڑ کر واپس بٹھایا۔

اب وہ خونخوار نگاہوں سے آفیسر کو گھورے جا رہی تھی۔غصے کی وجہ سے سانس

پھولنا شروع ہو گئی تھی۔آنکھوں میں ایک دم سے خون اترنے لگا تھا۔

www.novelsclubb.com

اب اس کا ارادہ بدل گیا تھا۔اسے یہاں سے نکلنا تھا۔پہلے وہ چپ چاپ آرام سے سزا برداشت کر لیتی مگر اب نہیں۔

اب اسے کچھ بھی کر کے یہاں سے نکلنا تھا۔

"خیر باقی کا میں خود پتا کر والوں گا۔بلکہ اب ضرورت بھی نہیں ہے اس بات کی۔"

اس سے کہتا وہ اٹھا اور پیچھے کھڑے پولیس اہلکاروں سے مخاطب ہوا۔

"اسے پھانسی دینے کا انتظام کرو۔قانون کو ہاتھ میں لینے والوں کو بھی تو پتا چلے کہ قانون سزا کیسے دیتا ہے۔"وہ استہزائیہ انداز میں ہنستا سر جھٹک کر کہہ رہا تھا۔

وہ کہتا باہر کی جانب بڑھ گیا۔جبکہ وہ وہاں سے بھاگنے کی سوچنے لگی۔اس نے نظر کمرے میں دوڑائی۔دو پولیس اہلکار اور ایک لیڈی کانسٹیبل کھڑی تھی۔

ان سب کو مارنا اس کے بائیں ہاتھ کا کھیل تھا۔مگر پھر اس نے سوچا اب وہ اتنی بھی ظالم نہیں ہے کہ سب کو ہی مار دے۔

ایک نہ ایک نے تو جان سے جانا تھا۔اس کو یہاں سے نکالنے کیلیئے کسی نے تو قربانی دینی ہی تھی۔آدھے گھنٹے کے بعد کانسٹیبل ڈرتے ڈرتے اس کی جانب بڑھی۔

رائق اس کے قریب پہنچنے سے پہلے ہی کھڑی ہو گئی۔کانسٹیبل ایک دم رکی۔وہ شاید اس سے ڈر گئی تھی۔رائق کے مسکرا دی۔وہ اس کا ڈر کچھ کم کرنا چاہ رہی تھی۔

اس کے مسکرانے پر وہ بھی جھجک کر مسکراتی اس کے پاس آئی۔اور ہتھکڑیوں والے ہاتھ تھامے۔اور سیل سے نکالتی باہر لے آئی۔

آگے لمبی قطار میں دائیں بائیں سیل ہی سیل تھے۔وہ اس کے پیچھے پیچھے آہستہ سے چل رہی تھی۔باہر ایک تختہ لگا ہوا تھا۔وہاں اس کو پھانسی دی جانی تھی۔

وہاں پہنچ کر وہ رک گئی۔ایک اہلکار آگے بڑھا اور کالا کپڑا اس کے منہ پہ چڑھا دیا۔

www.novelsclubb.com

اندر ایک دم شور مچا اور پھر تھم بھی گیا۔شاید کچھ ہوا تھا۔پولیس آفیسر نے اندر کی جانب دیکھا۔مگر اس کو چھوڑتے وہ واپس گھوما۔اس کو پھانسی دینا زیادہ ضروری تھا۔

اس کا زندہ رہنا اب سب کیلئے خطرہ بن چکا تھا۔ خیر وہ وہاں سے نظریں ہٹاتا اسی طرف مڑا۔

پولیس آفیسر نے دھیان واپس دیا اور اس کو تختے پہ لاتے پھندا اس کے گلے میں ڈالا۔ اور اوپر کھڑا کیا۔ کچھ ہی لمحوں بعد اس کے نیچے سے تختہ ہٹا دیا گیا۔ اور اس کا وجود پھندے کے ساتھ لٹک گیا۔

وجود تڑپتا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ آفیسر مسکرانے لگا۔ یہ تھی جو بہت اچھلتی تھی۔ آج قانون نے ہی اسے پھندا ڈالا تھا۔

اونٹ پہاڑ کے نیچے آ گیا تھا۔

وجود کافی دیر حرکت کرنے کے بعد اب ساکت ہو گیا تھا۔

"سر آپ سے کوئی خاتون ملنے آئی ہے۔ اسی کیس کے متعلق بات کرنے آئی ہے۔"

اہلکار نے آکر آفیسر سے کہا۔

ٹھیک ہے چلو میں آتا ہوں۔"

پولیس افیسر وجود کو وہیں لٹکتا چھوڑ کر اندر کی جانب بڑھا۔

آفس میں داخل ہوتے ہی سامنے خاتون بیٹھی دکھائی دیں۔

"افیسر، آپ خان دلاور کے کیس میں ایک بچی کو پکڑ لائے ہیں کیا میری اس سے بات ہو سکتی ہے؟" خاتون کے لہجے میں فکرمندی تھی۔

جی آپ اس کی کیا لگتی ہیں؟" آفیسر نے مشکوک انداز میں اس کی جانب دیکھتے ہوئے پوچھا۔

www.novelsclubb.com

میں اس کی ماں ہوں۔" خاتون نے جواب دیا۔

کیا ماں؟ لیکن اس نے تو کہا تھا اس کی ماں مر گئی ہے۔"

جی اس کی ماں تو مر گئی تھی۔"

تو پھر آپ؟" آفیسر کا دماغ اب گھومنے لگا تھا۔ آخر یہ ہو کیا رہا تھا۔

مر جانے کے بعد بھی وہ اس کی جان نہیں چھوڑ رہی تھی۔

میں اس کی سوتیلی ماں ہوں۔ لیکن ہمارا رشتہ سگے رشتوں سے بھی زیادہ اچھا

ہے۔"

کیا اس کی کوئی بہن بھی تھی؟"

آفیسر نے اس کی بات کو اگنور کرتے ہوئے پوچھا۔

جی نہیں اس کی تو کوئی بہن نہیں تھی۔" خاتون نے حیرت سے جواب دیا۔

"لیکن اس نے تو کہا تھا اس کی بہن تھی اور بھانجی بھی تھی۔" آفیسر مزید حیران

ہوا۔

کیا۔۔۔

مگر وہ ایسا کیوں کہے گی؟"

www.novelsclubb.com

"اس نے کہا تھا خان دلاور نے اس کی بہن کو مار ڈالا اور اس کے باپ نے اس کی ماں کو مار ڈالا۔"

"کیا۔۔۔ایسا بلکل نہیں ہے۔میں آپ کی یہی بتانے آئی تھی اس کیس سے اس کا کوئی تعلق نہیں ہے آپ پلیز اسے چھوڑ دیں۔"

خاتون نے احتجاجاً کہا۔

"لیکن وہ تو خود کہہ رہی تھی کہ اس نے ان سب کو مارا ہے۔ہم نے اسی وجہ سے اسے پھانسی دی ہے۔ابھی تھوڑی دیر پہلے ہی آپ کے آنے سے پہلے۔"

آفیسر کی حیرت بڑھتے جا رہی تھی۔

کیا؟ یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں؟"

جی میں ٹھیک کہہ رہا ہوں آپ کے آنے سے تھوڑی دیر پہلی ہی تو پھانسی دی ہے ہم نے اسے۔"

www.novelsclubb.com

تو پھر وہ کون تھ۔۔"

ابھی اس کا جملہ مکمل نہیں ہوا تھا جب آفیسر اس کو وہیں چھوڑتا باہر کو بھاگا۔

باہر آتے ساتھ اس نے اہلکار کو حکم دیا۔

"اس کے چہرے سے کپڑا ہٹاؤ, فوراً۔" وہ تقریباً دھاڑا تھا۔

اہلکار نے اس لٹکتے وجود پر سے تیزی سے اس کپڑا ہٹایا۔ سامنے لیڈی کانسٹیبل کا چہرہ عیاں ہوا۔ اس کا مردہ وجود سامنے لٹکا ہوا تھا۔ آفیسر کی آنکھیں حیرت و خوف سے پوری کھل گئیں۔ وہ ہلکے سے لڑکھڑایا۔ وہ اسے وہیں چھوڑتا تیزی سے واپس آفس آیا۔ مگر آگے آفس پورا خالی تھا وہاں کوئی خاتون موجود نہ تھی۔ آفیسر سر ہاتھوں میں تھام کے کرسی پہ ڈھے سا گیا۔

☆☆☆☆☆☆

www.novelsclubb.com

دروازے پہ تختی لگی تھی۔

Psychopath's gang

دروازہ کھلنے پر اندر سے قہقہوں کی آوازیں آرہی تھیں۔اندر بڑھتے ہی سارے سیاہ لباس میں لوگ دکھائی دیتے تھے۔ بلکل ویسے ہی جیسے وہ تیار ہو کر نکلتی تھی۔

سامنے والی دیوار پہ ایک بڑا سا پردہ گرا ہوا تھا۔اس کا ڈیزائن کچھ یوں ڈیزائن ہوا تھا یوں لگتا تھا وہ دیوار ہے۔ باہر سے نئے آنے والے لوگوں کو یہی محسوس ہوتا کہ کمرہ یہیں تک محدود ہے۔ مگر وہاں موجود تمام لوگ اس بات سے آشنا تھے۔ وہ خاتون آگے بڑھی سب کو اگنور کرتی پردہ ہٹاتی آگے بڑھی۔ سامنے ایک اور دروازہ تھا وہاں بھی ایک تختی لگی تھی۔

The leader of psychopaths

وہ ان کے لیڈر کا آفس تھا۔وہی خاتون آگے بڑھی دروازہ کھولا۔سامنے میز کے پیچھے پڑی چیئر پہ وہ بیٹھی تھی۔دونوں بازو چیئر کے بازوؤں پہ پھیلائے ٹانگ پہ ٹانگ رکھے کسی ریاست کی حکمران لگ رہی تھی۔اس کے اندر داخل ہوتے ہی وہ مسکرائی۔کمرے میں ایک اور لڑکی موجود تھی وہ بھی سیاہ لباس ملبوس کیے ہوئے تھی۔

"وہ آفیسر تو اپنی طرف سے تمہیں پھانسی دے چکا تھا۔"

اس نے استہزایہ انداز میں ہنستے ہوئے کہا۔جیسے اس آفیسر کے بیوقوف ہونے کا مذاق اڑا رہی ہو۔جواباً اس نے کچھ نہ کہا۔

ویسے تم وہاں سے بھاگیں کیسے؟"

"جیسے تمہیں تو پتا ہی ں ہیں۔" اس نے بے رخی سے جواب دیا۔

"میم میں متجسس ہوں آخر آپ وہاں سے کیسے بھاگ کے آئیں؟"

اس کی اسسٹنٹ کام چھوڑے دلچسپی سے سوال پوچھ رہی تھی۔ جواباً گھوری ملنے پر واپس لیپ ٹاپ میں گھس گئی۔

"مجھے یہ بتاؤ تمہیں وہاں بھیجا کس نے تھا؟ اور تم میری ماں؟ سیر یسلی؟"

www.novelsclubb.com

"وہ تو میں نے ویسے ہی کہا تھا۔" اس نے آنکھیں پٹپٹاتے ہوئے کہا۔

"یہی انکھیں نکال دوں گی آئیندہ ایسی کوئی بونگی ماری تم نے تو۔" اس نے سرد لہجے میں کہا۔

اور تم۔"اس نے اسسٹنٹ کی جانب دیکھتے ہوئے کہا۔"ابھی تک ڈیٹا نہیں نکالا گیا تم سے؟"

خان دلاور کے باپ کے کمرے میں نظر دوڑاتے وقت اس کا لیپ ٹاپ بھی نظروں کے سامنے سے گزرا تھا۔اس کو اپنے ساتھ لینا وہ نہیں بھولی تھی۔

"یہ کام بھی مجھے خود ہی کرنا پڑے گا۔ادھر دو۔"اس نے سخت لہجے میں حکم صادر کیا۔

وہ لیپ ٹاپ لیتی اس کے پاس آئی۔سامنے پروگرامنگ کھلی پڑی تھی۔ہیکنگ اس کا بچپن کا شوق تھا۔اب تو خیر ضرورت بن گئی تھی۔

دنیا کیلیئے وہ ایک سائیکوپیتھ تھی۔اصل زندگی میں بھی یہی حال تھا اسکا مگر انڈر ورلڈ میں وہ ایک نام سے جانی جاتی تھی۔

”The mafia queen“

!Who never begged Infront of any one

"اس بڈھے کو نہ اپنی جان پیاری تھی نہ اپنے بیٹے کی۔"

وہ کمرے میں موجود کسی سے بھی مخاطب نہیں تھی۔ مگر سننا سب کو تھا۔ جیسے سب پر فرض کر دیا گیا تھا۔

"ایک تو ہمارے مال کا سٹاک ہتھیا لیا اوپر سے اس کا بیٹا میرے ہی مال سے نشے میں دھت پڑا تھا۔ واہ ویسے سلام اس کی ہمت کو۔"

www.novelsclubb.com

"آپ تو ایسے شکوہ کر رہی ہیں جیسے ان کی اس حرکت پہ بخش دیا ہو آپ نے۔"

اس کی اسسٹنٹ کو ان کی اتنی ازیت ناک موت کا دکھ تھا۔

"آپ اگر مزید بولیں تو آپ کو بھی ان کے پاس بھیج دوں گی۔" اس نے اسے بغیر کسی تاثر کے طنزیہ مگر سرد لہجے میں کہا۔

اسسٹنٹ اندر تک ہل گئی۔

"ویسے تم نے یہ جو کہانی بتائی اُنھیں کیا وہ سچی تھی؟"

خاتون جو بھی تھی ہمت کمال کی تھی اس میں۔ رائق کے ایک دفعہ چپ کرانے سے لوگ سانس تک لینا بند کر دیتے تھے مگر وہ تجسس سے بھرپور بھری پڑی تھی۔

رائق نے نظریں اٹھا کر اس کی جانب دیکھا۔

"او بڑھیا تمہیں اس بڈھے کی طرح اپنی جان عزیز نہیں ہے ناں ہاں؟" اس مرتبہ اس نے پورے رعب دار لہجے میں کہا۔ مگر سامنے والے کو کوئی فرق نہ پڑا۔

بتا دینے میں آخر حرج ہی کیا ہے۔"

وہ ابھی بھی بضد تھی۔

www.novelsclubb.com

"اس راز کو راز ہی رہنے دو۔ ورنہ اگر پھر یہ بات میرے لبوں تک آئی خدا کی قسم دنیا کو جلا کر بھسم کر دوں گی۔"

اس دفعہ اس کی نظروں میں آگ بھڑک رہی تھی۔

لہجہ خوفناک حد تک سختی لیے ہوئے تھا۔

"اچھا ٹھیک ہے مت بتاؤ مگر ریلیکس رہو۔ طبیعت خراب ہو جائے گی۔" (میری)

اسے معلوم تھا اب اس کا پارا ہائی ہونے والا ہے جس کو نارمل کوئی نہیں کر سکتا۔ وہ خود ہی کر لیتی ہے مگر تب تک ایک آدھ بندہ اپنی حالت میں نہیں رہتا۔

"میرے روم سے دونوں دس سیکنڈز کے اندر اندر نکلو۔" اس نے بغیر کسی تاثر کے نارمل لہجے میں کہا۔ مگر وہ لوگ بجلی کی سی تیزی سے باہر نکلیں۔ انھیں اندازہ ہو گیا تھا بھوت پھر سے چڑھنے لگا تھا اسے۔

www.novelsclubb.com

ان دونوں کے جانے کے بعد اس نے آفس لاک کیا۔اور واشروم چلی گئی۔ باہر نکلی تو وہ سادہ قمیض شلوار میں تھی جس پر کسی قسم کی نمائش نہیں کی گئی تھی۔ مگر ایک چیز اس میں مخصوص تھی وہ تھا سیاہ رنگ، اس لباس کا۔وہ صرف سیاہ لباس ہی پہنتی تھی۔

اس نے بڑی سی چادر اوڑھی اور خود کو ڈھکا۔ چہرہ، ہاتھ، پاؤں پانی سے تر تھے۔ مطلب وہ باوضو ہو کر نکلی تھی۔ جائے نماز بچھائی۔اور نماز ادا کی۔ دعا کیلیئے ہاتھ اٹھائے مگر مانگا کچھ نہیں۔ بس یوں ہی ہاتھوں کی لکیریں دیکھتی رہی۔

پھر کچھ لمحوں بعد جائے نماز تہہ کرنے کے بعد اٹھی چیئر پہ واپس آکر بیٹھی۔ دراز کھولا اندر سے ایک تصویر نکالی۔اس میں سب موجود تھے ماں، بابا، بہن، بھانجی اور وہ خود۔

www.novelsclubb.com

وہ دیکھ کے آسودگی سے مسکرا دی مگر آنسوں آنکھوں سے چھلک پڑے۔ وہ پھر بھی مسکراتی رہی۔اس کا ضبط کمال کا تھا۔

دھیرے سے ہاتھ اوپر پھیرا۔ماں کا چہرا انگلیوں کے پوروں سے چھوتے ہوئے محسوس کرنا چاہا۔پھر لب کھولے۔

ماں! میری زندگی اندھیروں سے بھر گئی ہے۔باہر رہتے ہوئے بھی یوں محسوس ہوتا ہے جیسے قبر میں لیٹی پڑی ہوں۔یہاں کوئی نہیں رہا اب میرا۔میں خود بھی خود کی نہیں رہی۔

آپ مجھے چھوٹا سا گناہ نہیں کرنے دیتی تھیں امی۔مگر دیکھیں آج آپ کی بیٹی بے حساب قتل کر کے بیٹھی ہے۔جس کا اسے افسوس تک نہیں ہے۔آج آپ کے سارے قصورواروں کو انجام تک پہنچا دیا ہے میں نے اب مر بھی جاؤں تو کوئی غم نہیں۔

www.novelsclubb.com

مجھے معلوم ہے آپ مجھ سے ناراض ہوں گی مگر میں کیا کروں میں ان سب سے بدلہ لیے بغیر سکون سے نہیں رہ سکتی تھی۔مگر اب بدلہ پورا ہو چکا ہے اب میں بہت جلد آپ کے پاس آنے والی ہوں۔"

وہ دھیرے سے مسکرا دی۔

"یہاں رہنے کا کوئی مقصد نہیں رہا اب میرا۔کافی عرصے بعد نماز پڑی تو امی آپ یاد آئیں۔"

آنسو چھلک پڑے۔

"جوتے مار مار کے پڑھاتی تھیں آپ۔آج خود پڑھی ہے تو دیکھیں دعا تک نہیں مانگی گئی مجھ سے۔آپ کی مغفرت تک کیلئے دعا نہیں کی گئی مجھ سے۔"

اس نے ایک مرتبہ پھر ہاتھ پوری تصویر پہ پھیرا۔

"مگر اس سب کا کفارہ ادا کر آئی ہوں میں۔آج آپ کے پاس ہوں گی میں ان شاءاللہ۔"

www.novelsclubb.com

اس کی آنکھوں میں اب عجیب قسم کی روشنی چمک رہی تھی۔

وہ پھر مسکرادی۔ باہر ایک دم سے شور پیدا ہوا۔ گولیوں کی آواز سنائی دینے لگی۔

اس کی مسکراہٹ مزید گہری ہوگئی۔اس نے تصویر واپس دراز میں ڈالی۔ گن نکال کے لوڈ کی اور مسکرائی۔

رائق کی زندگی میں یہ پہلا موقع ہونے والا تھا جب گن تو لوڈ ہونے لگی تھی مگر اس سے کوئی مرنے والا نہیں تھا۔

اس کے آفس کا دروازہ بجنے لگا تھا۔ مگر وہ سکون سے بیٹھی رہی۔اب دروازہ توڑنے کی تگ ودو کی جانے لگی تھی۔ مگر وہ پھر بھی پر سکون رہی۔

دروازہ ایک دم دھڑام سے کھلا وہی آفیسر اندر داخل ہوا۔اس کے ہاتھ میں موجود گن کا رخ رائق کی طرف تھا۔رائق نے بھی گن بلند کی اور آفیسر کی جانب رخ موڑا۔ مگر آفیسر اب اسے کوئی موقع نہیں دینے والا تھا۔اس نے فوراًاس کے سینے پہ فائر کیا گولی اس کے وجود میں پیوست ہوگئی۔ وہ نیچے گری۔

www.novelsclubb.com

وہ مسکراتی، کچھ لبوں سے ادا کر رہی تھی۔ آفیسر اسے دیکھتا رہ گیا۔ وہ زمین پہ پڑی نم آنکھوں سے مسکراتی کچھ کہہ رہی تھی۔

کیا خدا اسے کلمہ ادا کرنا نصیب کر رہا تھا؟ اتنے ظلم اور گناہوں کے بعد بھی؟

آفیسر نے اس کی جانب دیکھا آنکھیں بند ہو چکی تھیں دھڑکن نے بھی ساتھ چھوڑ دیا تھا مگر مسکراہٹ لبوں سے جدا تک نہ تھی۔

پیچھے سے اہلکار اندر داخل ہوا۔

"سر اس بندے کا علم ہو گیا ہے جس نے ہماری مدد کی اس گینگ کو پکڑنے میں۔"

آفیسر اپنی جگہ سے مڑا تک نہیں۔

اہلکار آگے بڑھا اور سامنے گرے وجود کو دیکھا۔

"سر آپ نے اسے مار دیا؟ یہ آپ نے کیا کر دیا۔ یہی تو تھی وہ جس نے ہماری مدد کی۔" اہلکار نے دکھ سے کہا۔

www.novelsclubb.com

آفیسر تھم سا گیا یہ کیا ماجرا تھا آخر؟ کوئی اتنا کمپلیکیٹڈ کیسے ہو سکتا ہے۔

یہ کیا ہو گیا تھا۔ اور کیا ہوتا آرہا تھا۔ وہ نا سمجھی سے ساکت نظروں کے ساتھ اس وجود کو دیکھ رہا تھا۔

سر یہ کون تھی؟" اہلکار اس سے پوچھ رہا تھا۔

رائق راجپوت۔۔۔

ایک ویلن۔۔۔ نہیں۔۔۔

ایک ہیرو۔۔۔ نہیں نہیں۔۔۔۔

شاید فرشتہ۔۔۔۔ نہیں۔۔۔

یا پھر ایک بیسٹ۔۔۔ نہیں۔۔۔

اسے سمجھ نہیں آرہا تھا وہ اس کی شخصیت کو بیان کرنے کیلئے کون سے الفاظ استعمال کرے۔

www.novelsclubb.com

بس وہ جو بھی تھی۔۔۔اپنے نام کی ایک تھی۔۔۔۔

RAIQ RAJPOOT

A PSYCHOPATH

خلاص

www.novelsclubb.com